البقرۃ : 226

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ (جو لوگ اپنی عورتوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھا لیتے ہیں)

پچھلی آیت میں بھی قسم کے بارے میں تھا کہ ضد اور غصے میں تم اللہ کا نام آپس کے جھگڑوں میں استعمال نہ کرو۔ پھر کہا گیا تھا کہ اللہ تمہیں ایسی قسموں پر نہیں پکڑے گا جو تم نے بغیر سوچے سمجھے کھائی۔ اب یہاں خاص قسم کے قسم کا ذکر آیا ہے جو میاں بیوی کے تعلق کے بارے میں ہے۔

يُؤْلُوْنَ ← ء ل و ← ایلاء ← کسی مرد کا یہ قسم کھانا کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ ایک خاص مدت تک کوئی جسمانی تعلق قائم نہیں کریگا۔ یہ مدت چار مہینے سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔
اِس میں بیوی کو طلاق بھی نہیں دے رہا ہے اور قسم بھی کھاتا ہے کہ میں بیوی کے قریب نہیں جاؤں گا۔ اِس سے ہمبستری نہیں کروں گا۔
چار مہینے تک کی یا چار مہینے سے کم کی قسم کھا سکتے ہیں لیکن اس سے زیادہ کی نہیں کھا سکتے۔ جیسے آپ ﷺ نے ایک مرتبہ ایک مہینے کی کھائی تھی کیونکہ آپ ﷺ سے بیویوں نے نفقات (expenses) بڑھانے کا مطالبہ کیا تھا۔ اسلیے قسم کھا کر ایک مہینے تک آپ ﷺ کسی بیوی کے پاس نہیں گئے۔ انتیس دنوں بعد جب بیویوں کے پاس گئے تو عائشہ ؓ نے کہا آپ نے تو ایک مہینے کی قسم کھائی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا "مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے"۔ (بخاری و مسلم) بعض اوقات میاں بیوی ایکدوسرے کے ساتھ سکون سے بھی نہیں رہ رہے ہوتے اور الگ بھی نہیں رہ سکتے۔ اسلیے شریعت ایک break لینے کی اجازت دیتی ہے۔ اس سے ہو سکتا ہے کہ وہ طلاق نہ دے کیونکہ اسطرح دور رہنے سے انھیں سمجھ آئے کہ وہ ایکدوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے۔

تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ (انھیں چاہیے کہ چار مہینے انتظار کریں)

بیوی چار مہینے انتظار کرے۔ اگر چار مہینے تک شوہر اسکے حقوق نہیں دیتا تو عورت قاضی کے پاس جائیگی۔ مقدمہ درج ہوگا۔ پھر شوہر یا تو رجوع کریگا یا طلاق دیگا۔ **کیونکہ یہ عورت پر ظلم ہے کہ شوہر اس عورت کے پاس بھی نہیں جا رہا ہے اور نہ ہی طلاق دے رہا ہے۔** اگرچہ چار مہینے تک ایلاء کرنا عورت پر ظلم ہے لیکن اسکی رخصت دی گئی۔ قانونی طور پر اسکی اجازت دی گئی۔
اسطرح کی قسم بعض اوقات عورت کی سرکشی کی وجہ سے کھائی جاتی ہے۔ مثلاً بیوی بہت زیادہ شوہر کو ستا رہی ہے یا شوہر کے کوئی حقوق نہیں دے رہی ہے یا شوہر کی نافرمانی کر رہی ہے....
النساء : 34 ← ...وہ عورتیں جن کی سرکشی کا تمہیں اندیشہ ہو انھیں نرمی سے سمجھاؤ اور (پھر بھی نہ مانے تو) ان سے بستر الگ کرو... چار مہینے تک ہی بستر الگ کرنے کی اجازت ہے اس سے زیادہ کی نہیں۔ اگر چار مہینے سے زیادہ بستر الگ کرے تو وہ عورت قاضی کے پاس جائیگی یا تو وہ خلع لے گی یا شوہر اسے طلاق دے گا یا شوہر رجوع کریگا۔ لیکن عورت کو ایسے ہی لٹکا کر نہیں رکھ سکتے کیونکہ یہ عورت پر ظلم ہے۔ شریعت نے اِس ظلم کا راستہ بند کر دیا۔ یہ ظلم زمانے جاہلیت میں بہت ہوتا تھا۔

ہاں! اگر کوئی قسم تو نہیں کھا رہا بیوی کے قریب نہ جانے کی لیکن دونوں کو قربت کی ضرورت نہیں پڑ رہی یا دونوں الگ الگ ملک میں رہ رہے ہیں اور دونوں مطمئن ہیں یا بڑھاپا آگیا یا کوئی بیماری کی وجہ سے قربت نہیں ہو رہی اور دونوں کو اس بارے میں کوئی مسئلہ نہیں تو یہ پھر ایلاء میں نہیں آئیگا۔ ایلاء اس وقت ہوتا ہے جب قریب نہ جانے کی قسم کھائی جائے۔

ایک بات یاد رہے کہ ایلاء سے خود بخود طلاق نہیں ہوتی بلکہ باقاعدہ عدالت میں جا کر طلاق یا خلع دلائی جائیگی۔ بہرحال کچھ علماء کے اختلاف ہیں اس میں۔ جیسے مالکیہ، شوافع اور حنابلہ کی رائے یہ ہے کہ صرف چار مہینے ایلاء کرنے سے خود بخود طلاق واقع نہیں ہوتی بلکہ باقاعدہ اسے طلاق دینا ہوگا۔ جبکہ احناف یہ کہتے ہیں کہ اگر ایلاء کر لیا اور چار مہینے کے دوران رجوع نہیں کیا تو اپنے آپ طلاق ہو جائیگی۔ لیکن یہ رائے صحیح نہیں ہے۔ یہ ہمیں اگلی آیت سے پتہ چلتا ہے۔

فَاِنْ فَآءُوْ (پھر اگر وہ [شوہر] رجوع کرلے)

فَآءُوْ ← ف ی ء : ← بری حالت سے اچھی حالت کی طرف لوٹنا۔
مطلب رجوع کرنا۔ اپنی ضد ختم کرکے واپس لوٹ آنا۔ اگر کسی مرد نے چار مہینے ایلاء کرنے کی قسم کھائی لیکن ایک مہینے میں ہی رجوع کرنا چاہتا ہے تو اسے قسم توڑ کر کفارہ ادا کرنا چاہیے۔ اس کے بعد رجوع کرے۔ اور اگر کسی مرد نے دو مہینے کی قسم کھائی اور دو مہینے بعد ہی رجوع کرنا چاہتا ہے تو کوئی کفارہ نہیں ہوگا۔

فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (تو بے شک اللہ بہت بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے)

غَفُوْرٌ :
اللہ انسانوں کی کمزوری کو جانتا ہے کہ انسان ایکدوسرے سے ناراض ہوتے ہیں غصہ کرتے ہیں۔ اپنے اِس عادت سے مجبور ہیں اسلیے انھیں معاف کر دیا جائے۔ چونکہ عورت کو اسکے حق سے محروم کرنا گناہ ہے لیکن **اگر شوہر توبہ کرلے تو اللہ اسکے گناہ کو معاف کر دیگا۔**
الرعد : 6 ← ... اور بے شک آپکا رب لوگوں کو انکے ظلم کے باوجود بڑا بخشنے والا ہے...

رَحِيْمٌ :
معاف کرنے کے ساتھ اللہ رحم بھی فرمائے گا۔